بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کروناوائرس سے متعلق چند مسائل

1۔ عام حالات میں ماسک لگا کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن جن افراد کو کروناوائرس کی وجہ سے قانونی یا طبی لحاظ سے ماسک لگانا ضروری ہو، ان کے لئے مکروہ نہیں۔

سنن ابوداؤد(2/102رقم الحدیث:643)میں ہے:

عن أبي هريرةؓ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن السدل في الصلاة وأن يغطي الرجل فاه.

بدائع الصنائع (1/ 216)میں ہے:

ويكره أن يغطي فاه في الصلاة لأن النبيﷺ نهى عن ذلك ولأن في التغطية منعا من القراءة والأذكار المشروعة ولأنه لو غطى بيده فقد ترك سنة اليد وقد قال كفوا أيديكم في الصلاة ولو غطاه بثوب فقد تشبه بالمجوس لأنهم يتلثمون في عبادتهم النار والنبي نهى عن التلثم في الصلاة إلا إذا كانت التغطية لدفع التثاؤب فلا بأس به لما مر

وکذا فی البحر الرائق(2/27)، والفتاویٰ الھندیۃ(1/107)، والدر المختار ورد المحتار (1/652)، وحاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح(ص:237)، وتبیین الحقائق(2/279)

2۔ کروناوائرس ایک وبائی مرض ہے اور وبائی مرض سے بچاؤ کے لئے بطور علاج اذان دینا جائز ہے، تاہم یہ سنت یا مستحب نہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اس کے بجائے سنت اعمال دعا، استغفار، توبہ، صدقہ میں لگا جائے لیکن جو اذان دے اس پر انکار بھی نہ کیا جائے۔

کفایت المفتی(3/51)میں ہے:

سوال: دفع وباء کے لیے اذان دینا جائز ہے یا نہیں؟ تنہا یا گروہ کے ساتھ مسجد میں یا گھر میں؟

جواب: دفع وباء کے لیے اذانیں دینا تنہا یا جمع ہو کر بطور علاج اور عمل کے مباح ہے سنت یا مستحب نہیں۔

نوٹ: جو عمل علاج کے طور پر کیا جائے اس کا قرآن و حدیث سے ثابت ہونا ضروری نہیں بلکہ اس عمل کا مجرب ہونا کافی ہے۔

3۔ حکومت کی طرف سے جمعہ میں افراد کو محدود کرنا اذن عام کے خلاف نہیں لہذا جن مساجد میں حکومت کی طرف سے محدود افراد کو جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے ان میں بھی جمعہ قائم کیا جائے بشرطیکہ جمعہ قائم کرنے کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں۔

4۔ جن افراد کو حکومت نے جمعہ یا جماعت میں حاضر ہونے سے منع کر دیا ہو یا جو افراد کرونا وائرس کے مرض میں مبتلا ہوں ان کے لئے جمعہ یا جماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت ہے۔

5۔ جو افراد جماعت میں حاضر ہونے سے معذور ہوں وہ گھروں میں باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ محلے کی مسجد میں اذان ہونے کے باوجود بھی گھر میں باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں اذان اور اقامت کہنا مستحب ہے۔

6۔ جو افراد جمعہ میں حاضر ہونے سے معذور ہوں وہ گھروں میں جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھیں۔ اور شہروں یا بڑے قصبات میں ایسے لوگ جمعہ کے دن ظہر کی نماز جمعہ کی نماز کے بعد ادا کریں اور انفرادی ادا کریں، جماعت سے نہ پڑھیں۔

اعلاء السنن (8/78) میں ہے:

باب أن من فاتته الجمعة لا يصلي الظهر بجماعة و أن السفر يجوز يوم الجمعة قبل الزوال[1]

٢٠٦١-حدثنا عبد السلام بن حرب عن القاسم بن الوليد قال: قال علي رضي الله عنه: لا جماعة يوم الجمعة الا مع الامام رواه أبوبكر بن أبي شيبة في مصنفه(ص: ٣٥٢) قلت اسناده حسن لكنه منقطع فان القاسم من كبار أتباع التابعين و هو حجة عندنا

---

[1] في الحاشية: قال المؤلف: دلالة أثر علي رضي الله عنه على الجزء الأول من الباب ظاهرة. و في"رحمة الأمة" (ص: 31): و اتفقوا على أنه اذا فاتتهم صلاة الجمعة صلوا ظهرا. و هل يصلون فرادى أو جماعة؟ قال أبو حنيفة و مالك فرادى اه و في البحر: فان أداء الظهر بجماعة مكروه يوم الجمعة.

٢٠٦٢-و يؤيده ما في كنز العمال (٤/ ٢٤٤)عن علي رضي الله عنه قال: لا يجمع القوم الظهر يوم الجمعة في موضع يجب عليهم فيه شهود الجمعة رواه نعيم بن حماد في نسخته اهـ والسند لم أطلع عليه و لكن لاينزل عن رتبة الضعيف لجلالة الحافظ السيوطي و قد تأيد بمرسل القاسم فحصل للمجموع قوة.

بدائع الصنائع (1/605) میں ہے:

وأما ما يكره في يوم الجمعة فنقول تكره صلاة الظهر يوم الجمعة بجماعة في المصر في سجن أو غير سجن هكذا روي عن علي رضي الله عنه وهكذا جرى التوارث بإغلاق أبواب المساجد في وقت الظهر يوم الجمعة في الأمصار فدل ذلك على كراهة الجماعة فيها في حق الكل ولأنا لو أطلقنا للمعذور إقامة الظهر بالجماعة في المصر فربما يقتدي به غير المعذور فيؤدي إلى تقليل جمع الجمعة وهذا لا يجوز ولأن ساكن المصر مأمور بشيئين في هذا الوقت بترك الجماعات وشهود الجمعة والمعذور قدر على أحدهما وهو ترك الجماعات فيؤمر بالترك

تنویر الابصار مع الدر المختار (3/32 طبع: دار عالم الکتب ریاض) میں ہے:

(وكره) تحريما (لمعذور ومسجون) ومسافر (أداء ظهر بجماعة في مصر) قبل الجمعة وبعدها لتقليل الجماعة وصورة المعارضة وأفاد أن المساجد تغلق يوم الجمعة إلا الجامع (وكذا أهل مصر فاتتهم الجمعة) فإنهم يصلون الظهر بغير أذان ولا إقامة ولا جماعة

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں:

قوله: (لمعذور) وكذا غيره بالأولى نهر

قوله: (تحريما) ذكر في البحر أنه ظاهر كلامهم قلت بل صرح به القهستاني

قوله: (لتقليل الجماعة) لأن المعذور قد يقتدى به غيره فيؤدي إلى تركها بحر وكذا إذا علم أنه يصلي بعدها بجماعة ربما يتركها ليصلي معه فافهم

قوله: (وصورة المعارضة) لأن شعار المسلمين في هذا اليوم صلاة الجمعة وقصد المعارضة لهم يؤدي إلى أمر عظيم فكان في صورتها كراهة التحريم رحمتي

قوله (وكذا أهل مصر الخ) الظاهر أن الكراهة هنا تنزيهية لعدم التقليل والمعارضة المذكورين ويؤيده ما في القهستاني عن المضمرات يصلون وحدانا استحبابا

تنبیہ: فتاویٰ شامی کی ذکر کردہ اس عبارت: ''الظاهر أن الكراهة هنا تنزيهية لعدم التقليل والمعارضة المذكورين'' سے معلوم ہوا کہ جن صورتوں میں تقلیلِ جماعتِ جمعہ اور جمعہ کی جماعت کے ساتھ معارضہ کی علت موجود نہیں ان میں بھی معذورین کے لیے جمعہ کے دن ظہر کی جماعت مکروہِ تنزیہی ہے۔

7۔ اگر کوئی اپنے گھر میں جمعہ کرانا چاہے تو اس کی ممکنہ صورت یہ ہے کہ پورے محلے میں یہ اطلاع کردی جائے کہ ہمارے گھر میں فلاں وقت پر نماز جمعہ ادا کی جائے گی اور گھر کا دروازہ کھلا رہے گا لہذا کوئی شخص جمعہ میں شرکت کے لیے آنا چاہے تو ہماری طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں، البتہ کوئی قانونی رکاوٹ یا طبی وجہ سے نہ آنا چاہے تو وہ نہ آئے تو ایسی صورت میں گھر میں نماز جمعہ ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ دیگر شرائط کا لحاظ کر لیا گیا ہو۔

8۔ جو مسلمان کرونا وائرس کی وجہ سے فوت ہو جائے اسے بھی باقاعدہ غسل دیا جائے اور اس کی تجہیز و تکفین، نماز جنازہ اور تدفین کا عمل بھی باقاعدہ کیا جائے۔ لیکن اگر طبی احتیاطی تدابیر کے پیش نظر اسے باقاعدہ غسل دینا یا اس کی تجہیز و تکفین، نماز جنازہ اور تدفین کا عمل باقاعدہ کرنا ممکن نہ ہو تو غسل دینے میں اگر یہ ممکن ہو کہ اس کے جسم پر سر سے لے کر پاؤں تک غسل کی نیت سے پانی بہا دیا جائے (خواہ دور کھڑے ہو کر کسی پائپ وغیرہ کے ذریعے بہا دیا جائے) تو یہ بھی کافی ہے اسی طرح کفن دینے میں بغیر سلے کسی پاک کپڑے میں لپیٹ دیا جائے تو یہ بھی کافی ہے۔ نماز جنازہ میں کم از کم ایک مسلمان بھی میت کے سامنے کھڑے ہو کر نماز جنازہ کی نیت سے چار تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے تو اس سے بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی۔

نوٹ: مسلمان میت کی تجہیز و تکفین کے لئے اگر علاقہ وار کچھ رضاکار تیار کیے جائیں جو طبی احتیاطی تدابیر کا لحاظ کرتے ہوئے تجہیز و تکفین کا نظم بنائیں تو یہ بڑے ثواب کی بات ہو گی۔

9۔ عام حالات میں جماعت کی نماز میں دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ چھوڑنا کہ اس میں ایک اور صف بن جائے، یا ایک ہی صف میں دائیں بائیں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر حکومتی پابندی یا طبی احتیاطی تدبیر کی وجہ سے ایسا کرنا پڑے تو پھر مکروہ نہیں۔

10۔ جن مساجد میں ایک وقت میں چار پانچ افراد سے زائد کے لیے جماعت کرانا قانوناً منع ہو، ایسی مساجد میں چار پانچ افراد کی ٹولیاں بنا کر یکے بعد دیگرے متعدد جماعتیں بھی کرائی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ایسا کرنا قانوناً منع نہ ہو۔

نوٹ: مذکورہ مسائل دارالافتاء والتحقیق جامعہ دارالتقوی کے مفتی حضرات کی رائے کے مطابق ہیں۔ لہٰذا مذکورہ مسائل میں سے جس مسئلے میں دیگر اہل حق مفتی حضرات کا اختلاف ہو اور کوئی شخص ان حضرات میں سے کسی پر اعتماد کی وجہ سے ان کی رائے پر عمل کرنا چاہے تو وہ اس پر عمل کرے لیکن باہم بحث و نزاع کی صورت اختیار نہ کی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط واللہ تعالی اعلم

محمد رفیق

دارالافتاء والتحقیق

جامعہ دارالتقویٰ چوبرجی پارک لاہور

۷ شعبان ۱۴۴۱ھ

یکم اپریل ۲۰۲۰ء